بچّے

یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ بچوں کی کئی قسمیں ہیں مثلاً بلّی کے بچے، فاختہ کے بچّے وغیرہ۔ مگر میری مُراد صرف انسان کے بچوں سے ہے جن کی ظاہرا تو کئی قسمیں ہیں کوئی پیارا بچہ ہے اور کوئی ننّھا بچہ ہے، کوئی چاند سا بچّہ ہے اور کوئی پھول سا بچّہ ہے۔ لیکن یہ سب اس وقت تک کی باتیں ہیں جب تک برخوردار پنگوڑے میں سویا پڑا ہے۔ جہاں بیدار ہونے پر بچّے کے پانچوں حواس کام کرنے لگ جاتے ہیں یہ میں نے اور حُکما کے تجربات کی بنا پر لکھا ورنہ میں ہرگز اس بات کا قائل نہیں۔ کہتے ہیں بچہ سنتا بھی ہے لیکن ہمیں تو سوائے اس کی قوّتِ ناطِقہ کے اور کسی قوت کا ثبوت آج تک نہیں ملا۔ کئی دفعہ ایسا اتّفاق ہوا ہے کہ روتا ہوا بچہ میرے حوالے کر دیا گیا ہے کہ ذرا اسے چُپ کرانا۔ میں نے جناب اس بچے کے سامنے گیت گائے ہیں، ناچے ہیں، تالیاں بجائی ہیں۔ گھٹنوں کے بل چل کر نقلیں اتاری ہیں۔ بھیڑ بکری کی سی آوازیں نکالی ہیں۔ سر کے بل کھڑے ہو کر ہوا میں سائیکل چلانے کے نمونے پیش کیے ہیں مگر کیا مجال جو اس بچّے کی یک سوئی میں ذرا بھی فرق آیا ہو جس سُر پر اس نے رونا شروع کیا تھا اس سے ذرا بھی نیچے اُترا ہو۔ اب خدا جانے دیکھتا ہے اور سنتا ہے تو کس وقت۔

بچّے کی زندگی کا شاید کوئی لمحہ ایسا گزرتا ہو جب اس کے لیے کسی نہ کسی قسم کا شور ضروری نہ ہو۔ اکثر اوقات تو خود ہی سامعہ نوازی کرتے رہتے ہیں۔ ورنہ یہ فرض ان کے لواحقین پر عائد ہوتا ہے۔ ان کو سُلانا ہو تو لوری دیجیے

© NCERT not to be republished

ہنسنا ہو تو مہمل سے مہمل فقرے، بے معنی سے بے معنی لفظ منھ بنا کر بلند آواز میں ان کے سامنے دہرایئے۔ اور کچھ نہ ہو تو شغلِ بیکاری کے طور پر ان کے ہاتھ میں جھنجھنا دے دیجیے یہ جھنجھنا بھی کم بخت کسی بیکار کی ایسی ایجاد ہے کہ کیا عرض کروں یعنی کسی چیز کو آپ ذرا سا ہلا دیجیے لُڑھکا چلا جاتا ہے۔ اور جب تک دم میں دم ہے اس میں سے متواتر ایک ایسی بے سُری کرخت آواز نکلتی رہتی ہے کہ دنیا میں شاید اس کی مثال محال ہے اور جو آپ نے مامتایا ''باپتا'' کے جوش میں آکر ایک عدد وہ ربڑ کی گڑیا منگوا دی جس میں ایک بہت ہی تیز آواز کی سیٹی لگی ہوتی ہے تو بس پھر خدا حافظ۔ اس سے بڑھ کر میری صحت کے لیے مُضر کوئی اور چیز نہیں سوائے شاید اس ربڑ کے تھیلے کے جس کے منھ پر ایک سیٹی دار نالی لگی ہوتی ہے اور جس میں منہ سے ہوا بھی جاتی ہے۔

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو والدین کہلاتے ہیں۔ بدقسمت تو وہ بیچارے ہیں جو قدرت کی طرح سے اس ڈیوٹی پر مُقرّر ہوئے ہیں کہ جب کسی عزیز یا دوست کے بچے کو دیکھیں تو ایسے موقع پر ان کے ذاتی جذبات خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو یہ ضرور کہیں گے کہ ''کیسا پیارا بچہ ہے۔''

میرے ساتھ کے گھر میں ایک مرزا صاحب رہتے ہیں خدا کے فضل سے جو چھ بچوں کے والد ہیں۔ بڑے بچے کی عمر نو سال ہے۔ بہت شریف آدمی ہیں۔ بہت ہی بے زبان ہیں۔ جب ان میں سے ایک روتا ہے تو باقی سب کے سب بیٹھے سنتے رہتے ہیں۔ جب وہ روتے روتے تھک جاتا ہے تو ان کا دوسرا برخوردار شروع ہو جاتا ہے۔ وہ ہار جاتا ہے تو تیسری کی باری آتی ہے۔ رات کی ڈیوٹی والے بچے الگ ہیں ان کا سر ذرا باریک ہے۔ آپ

سر میں تیل ڈال کر، کانوں میں روئی ٹھونس کر، لحاف میں منھ لپیٹ کر سویئے ایک لمحہ کے اندر آپ کو جگا کر اُٹھا کے بیٹھا نہ دیں تو میرا ذمّہ۔

انھیں مرزا صاحب کے گھر پر جب میں جاتا ہوں تو ایک بچے کو بلا کر پیار کرتا ہوں۔ اب آپ یہی بتائیے کہ میں کیا کروں۔ کئی دفعہ دل میں آیا کہ مرزا صاحب سے کہوں کہ حضرت آپ کے اِن نغمہ سرا بیٹوں نے میری زندگی حرام کر دی ہے نہ دن کو کام کر سکتا ہوں نہ رات کو سو سکتا ہوں لیکن میں یہ کہنے ہی کو ہوتا ہوں کہ دوسرا بچہ کمرے میں آ جاتا ہے اور مرزا صاحب ایک پِدرانہ تبسّم سے کہتے ہیں ''اختر بیٹا ان کو سلام کرو۔ سلام کرو بیٹا! اس کا نام اختر ہے۔ صاحب بڑا اچھا بیٹا ہے کبھی ضد نہیں کرتا۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں یہ وہی نالائق ہے جو رات کو دو دو بجے گلا پھاڑ کر روتا ہے۔ مرزا صاحب قبلہ تو اپنے خرّاٹوں کے زور شور میں کچھ نہیں سُنتے، بدبختی تو ہماری ہوتی ہے۔ لیکن کہتا یہ ہی ہوں ''یہاں آؤ بیٹا''۔ گھُٹنے پر بٹھا کر اس کا منھ چومتا ہوں۔ خدا جانے آج کل کے بچے کس قسم کے بچّے ہیں۔ ہمیں اچھی طرح یاد ہے کہ ہم عید بقرعید کو تھوڑا تھوڑا رو لیا کرتے تھے اور کبھی کبھار کوئی مہمان آ نکلا تو نمونے کے طور پر تھوڑی سی ضد کر لی کیونکہ ایسے موقع پر ضِد کارآمد ہوا کرتی تھی۔ لیکن یہ کہ چوبیں گھنٹے متواتر روتے رہیں ایسی مشق ہم نے کبھی بہم نہ پہنچائی تھی۔

(پطرس بخاری)

معنی یاد کیجیے

پنگوڑے	:	واحد پنگوڑا، بچوں کے پالنے، جھولے
بیدار ہونا	:	جاگنا
حواس	:	حاسّہ کی جمع، محسوس کرنے کی قوت، ہوش، سمجھ، عقل
خطابات	:	خطاب کی جمع، وہ لقب جو کسی کو بطور اعزاز خطاب عطا کیا جائے
بے نیاز	:	ہر طرح کی فکر سے بے پروا
حکما	:	حکیم کی جمع، حکمت والا، عقلمند، ہوردانا
قوتِ ناطِقہ	:	بولنے کی قوت
شغل	:	کام، مشغلہ
سامعہ نوازی	:	سنانا
لواحقین	:	رشتہ دار، گھر کے لوگ
مہمل	:	بے معنی
کرخت	:	سخت، کڑا
مُضِر	:	نقصان دینے والا، نقصان دہ
پدرانہ تبسّم	:	باپ کی محبت بھری مسکراہٹ
کارآمد	:	کام کی، فائدہ مند
متواتر	:	لگاتار

سوچیے اور بتائیے۔

1. بچوں کے پانچوں حواس کب کام کرنا شروع کرتے ہیں؟
2. روتے ہوئے بچے کو چپ کرانے کے لیے مصنف نے کیا تدبیر کی؟

© NCERT not to be republished

3. مصنّف نے کن والدین کو خوش قسمت کہا ہے؟
4. مرزا صاحب کے بچّے مصنّف کو رات میں کس طرح پریشان کرتے تھے؟
5. بچّوں کی ضد عموماً کس وقت کار آمد ہوا کرتی ہے؟

خالی جگہوں کو صحیح لفظ سے بھریے۔

1. مگر میری مُراد صرف............کے بچوں ....ہے۔
2. اس سے بڑھ کر میری صحت کے لیے..........کوئی اور چیز نہیں۔
3. ان نغمہ سرا بیٹوں نے میری .... حرام کردی ہے۔
4. میں اچھی طرح جانتا ہوں یہ وہی.............ہے۔
5. خدا جانے آج کل کے..........قسم کے ہیں۔

نیچے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

بیدار اتفاق بدقسمت لمحہ تجربہ

واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنایئے۔

پنگوڑے خطابات حکما شغل موقع نغمہ تجربات فقرہ

عملی کام

- اپنی لائبریری سے پطرس بخاری کی کتاب ''مضامینِ پطرس'' لے کر کچھ اور مضامین پڑھیے۔

پڑھیے اور سمجھیے۔

میں تھکا ہوا ہوں

© NCERT not to be republished

وہ کپڑے پہنے ہوئے ہے

اس کا لکھا ہوا خط میرے پاس ہے۔

خط کشیدہ الفاظ کام کے اثر کو ظاہر کرتے ہیں۔ انھیں اسمِ مفعول کہتے ہیں۔ لکھا ہوا خط، تھکا ہوا، اسم میں اسمِ مفعول ہیں۔

غور کرنے کی بات

- کبھی کبھی مزاح پیدا کرنے کے لیے عموماً اُلٹی بات بھی کہہ دی جاتی ہے جیسے اس سبق میں بچے کے پریشان کرنے پر یہ کہنا کہ ''کیسا پیارا بچہ ہے'' یا جیسے اس سبق میں بچے کے ناگوار شور اور چیخ پکار کو سامعہ نوازی کہا گیا ہے۔ سامعہ نوازی کے اصل معنی ایسی آواز سنانا جو کانوں کو اچھی لگے۔ اوپر جو سامعہ نوازی کا لفظ آیا ہے اس میں سامعہ کے معنی سننے کی قوت۔ اسی طرح کی چار قوتیں اور بھی ہیں:

قوتِ باصرہ	(دیکھنے کی قوت)
قوتِ ذائقہ	(چکھنے کی قوت)
قوتِ لامسہ	(چھونے کی قوت)
قوتِ شامّہ	(سونگھنے کی قوت)

ان پانچوں قوتوں یا حواس کو ''حواسِ خمسہ'' کہتے ہیں۔

© NCERT not to be republished